مترجم: عبدالرشید صادق☆

یا معشر النساء!

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مذہب اسلام پسندیدہ ترین مذہب ہے جسے تمام مذاہب پر فوقیت وبرتری دی اور اپنے ہاں مقبول مذہب گردانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ [آل عمران: ۱۹]

''بے شک دین اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہی ہے۔''

اس مذہب کی افضلیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اس مذہب کو قیامت تک کیلئے جاری کردیا اور اسکے تسلیم کرنے والوں کیلئے ایک مستقل ضابطۂ حیات مقرر فرما دیا۔ خالق حقیقی نے یہ ضابطۂ حیات مجموعی طور پر مردوزن کیلئے مقرر فرمایا، لیکن اس کے باوجود شریعت نے مردوزن کی طبع کا خیال رکھتے ہوئے کچھ احکامات کا مکلف مردوں کو بنایا ہے اور کچھ مخصوص احکامات کا عورتوں کو پابند فرمایا ہے۔ اسی طرح شارع نے عورتوں میں پائی جانے والی اعمال کی سستی کے پیش نظر کچھ تاکیدیں بطورِ خاص انہی کو کی ہیں تاکہ وہ اپنے اندر پائی جانے والی سستی کو دور کریں اور کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ سرورِ کائنات ﷺ نے مختلف اجتماعات میں عورتوں کو یا معشر النساء! کے الفاظ سے مخاطب فرمایا۔ زیر نظر تحریر میں رسول اللہ ﷺ کی ایسی تاکیدوں کو پیش کیا جائے گا جو آپؐ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمائیں۔

⦿ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خرج رسول الله ﷺ في أضحىٰ أو فطر إلى المصلّىٰ فمرّ على النساء فقال: « يا معشر النساء! تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار » فقلن: وبم يا رسول الله!؟ قال: « تكثرن اللعن وتكفرن العشير، ما رأيت من ناقصات عقل ودين أذهب للب الرجل الحازم من إحداكن» قلن: وما نقصان ديننا وعقلنا يارسول الله؟ قال: « أليس شهادة المراة مثل نصف شهادة الرجل » قلن: بلىٰ، قال: « فذلك من نقصان عقلها، أليس إذا حاضت لم تصلّ ولم تصم » قلن: بلىٰ، قال: « فذلك من نقصان دينها » وفي رواية: « تصدقن يا معشر النساء! ولو من حليكن » [صحيح البخاري: ۳۰۴]

''سیدنا ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف نکلے، آپؐ عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

اے عورتوں کی جماعت!

''تم صدقہ کیا کرو بے شک تم مجھے اکثر اہل نار میں دکھائی گئی ہو۔'' ایک عورت نے کہا کس وجہ سے اے اللہ کے

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ

رسول ﷺ ؟! آپ نے فرمایا: ''تم زیادہ لعن طعن کرنے والی اور خاوند کی ناشکری کرنے والی ہوتی ہو، میں نے تم سے بعض زیادہ ناقص عقل اور ناقص دین والیاں نہیں دیکھیں جو ایک عقل مند اور دانشور آدمی کی عقل کو لے جاتی ہیں۔'' ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہماری عقل اور ہمارے دین کا کیا نقصان ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے؟'' ایک عورت نے کہا: کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''یہ اُس کی عقل کا نقصان ہے، کیا ایسا نہیں جب وہ حائضہ ہوتی ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزے رکھتی ہے۔'' ایک عورت نے کہا: کیوں نہیں، آپؐ نے فرمایا: ''یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔'' ایک روایت میں ہے:

اے عورتوں کی جماعت!

''تم صدقہ کیا کرو اگر چہ زیور ہی سے کیوں نہ ہو۔''

فوائد

☆ ترغیب صدقہ

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس حدیث مبارکہ میں صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ کیونکہ کیا ہوا صدقہ مرنے کے بعد بھی آدمی کے کام آتا ہے۔ آدمی قبر میں پہنچے گا تو اس کی صدقہ کی ہوئی چیز کا اجر اُسے برابر ملتا رہے گا۔ چونکہ مردوں کی نسبت عورتوں سے گناہ زیادہ سرزد ہوتے ہیں اور صدقہ صغیرہ گناہوں کی معافی کا سبب بنتا ہے اور اس سے مومن کے درجات بلند ہوتے ہیں لہذا عورتوں کو اس کی تاکید کی گئی ہے۔

☆ خاوند کی ناشکری سے ممانعت

اکثر عورتوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جب خاوند کی طرف سے تھوڑی سی خرچے وغیرہ کی کمی دیکھتی ہیں تو فوراً کہہ دیتی ہیں کہ جب سے میں تیرے گھر آئی ہوں ایک دن بھی سکون نہیں ملا۔ حالانکہ خاوند سارا دن روزی کمانے میں گزار دیتا ہے۔ اس کی سالہا سال کی محنت پر چند الفاظ بول کر پانی پھر دیتی ہیں۔ نبی ﷺ نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جہنم میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک عمل خاوند کی ناشکری ہے۔

☆ عورت کا احکام شریعت میں کمی کی وجہ سے ناقص العقل ہونا

بعض عورتیں بڑی دانا ہوتی ہیں وہ مردوں سے بھی زیادہ عقل و دانش کا مظاہرہ کرتی ہیں، لیکن اکثریت کا لحاظ کرتے ہوئے شریعت مطہرہ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ ایک مرد کے برابر عورتوں کی گواہی تسلیم ہوگی چونکہ اکثر اوقات عورتیں سابقہ باتیں بھول جاتی ہیں اور گواہی کے وقت اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے گی جب مرد کے مقابلے میں عورت کی عقل ناقص ہے تو شریعت اسلامیہ کی رو سے عورت کو مرد کے ماتحت رہ کر زندگی گزارنی چاہئے نہ کہ مردوں پر حکمرانی کرنے کے چکر میں در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرے۔

◉ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ أنه قال: « يا معشر النساء! تصدقن وأكثرن الإستغفار، فإني رأيتكن أكثر أهل النار » [صحیح مسلم: ۷۹]

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت!

تم صدقہ کیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو بے شک میں نے تم میں سے اکثر کو آگ میں دیکھا ہے۔''

فوائد

☆ **کثرتِ استغفار**

جب کبھی عورتیں اپنی مجلس میں بیٹھتی ہیں تو دوسری عورتوں کے متعلق باتیں شروع کر دیتی ہیں جسے دوسرے الفاظ میں غیبت کہا جاتا ہے۔خواہ مخواہ اپنے گناہوں میں اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ استغفار کی ترغیب نبیؐ نے اس لئے دلائی ہے، کیونکہ کثرتِ استغفار سے گناہ ختم ہوجاتے ہیں اور درجات میں اضافہ ہوتا ہے۔ استغفار کے فوائد اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائے ہیں:

﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا * يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا * وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴾ [نوح: ١٠،١٢]

''پس میں (نوح علیہ السلام) کہتا ہوں کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔(اگر تم استغفار کرو) تو وہ تم پر آسمان سے مسلسل بارش برسائے گا اور مال اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اور نہریں بنادے گا۔''

فرمان نبوی ﷺ ہے:

« كل ابن آدم خطاء وخير الخطائين التوابون» [سنن الترمذي: ٢٤٩٩]

''اولادِ آدم ساری کی ساری گنہگار ہے۔بہترین گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔''

اس لئے عورتوں کو مردوں سے زیادہ استغفار کرنا چاہیئے تاکہ وہ بلند درجات حاصل کر سکیں۔

◉ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: « وخير صفوف الرّجال المقدم وشرها المؤخر وخير صفوف النساء الموخر وشرها المقدم، يا معشر النساء! إذا سجد الرّجال فاحفظن أبصاركن » قلت لعبد الله ، ممّ ذاك؟ قال: من ضيق الإزار .

''ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمیوں کی صفوں میں سے بہترین پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے بہترین آخری صف ہے اور بدترین پہلی صف ہے۔

اے عورتوں کی جماعت!

جب مرد سجدہ کریں تم اپنی نظر کی حفاظت کرو۔'' (راوی کہتے ہیں) میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا: کس وجہ سے؟ فرمایا: نیچے والے کپڑے کی تنگی کی وجہ سے۔ [صحيح ابن خزيمة: ٦/ ٣٨]

فوائد

☆ **غضِ بصر**

مسلمان مرد ہو یا عورت اسلام فریقین کے لئے اصول بتاتا ہے اور نظر کو نیچا رکھنے کا حکم دیتا ہے، کیونکہ عورت میں طبعی طور پر مرد سے حیا زیادہ ہوتی ہے اس لئے نبی ﷺ نے عورتوں کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ نظر کی حفاظت کرنا تم پر لازم

ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾ [النور: ۱۳]

''(اے نبیؐ!) مومن عورتوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نظر پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔''

حیا مومن کا زیور ہے جو اس زیور کو پہنتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قدرتی خوبصورتی عطا فرماتے ہیں۔ جو مصنوعی خوبصورتی سے لاکھوں درجہ اچھی ہوتی ہے۔اس لئے مومنہ عورتوں کوشرم وحیا والا زیور پہننا چاہئے اور ہمیشہ غیر مردوں کو دیکھنے اوران کے سامنے بے پردہ ہونے سے بچتے رہنا چاہئے۔

◉ عن ابن عباس ؓ قال خرج رسول اللهﷺ إلى المصلى فصلى بنا فقال: « يا معشر النساء! إن هذا يوم صدقة فتصدقن » فجعلت المرأة تنزع خرصها وخاتمها وجعلت المرأة تنزع خلخالها وبلال يقبض حتى إذا لم ير أحد يعطي شيئا أقبل بلال وأقبلنا [صحيح ابن حبان: ۳۳۲۵]

''عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ کی طرف نکلے، آپؐ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے خطبہ دیا اورفرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت!

یہ صدقے کا دن ہے پس تم صدقہ کرو۔'' تو کسی عورت نے اپنا ہاراور انگوٹھی اُتار دی اور کسی نے پازیب اُتارنا شروع کر دی اور بلالؓ انہیں اکٹھا کر رہے تھے۔ جب (بلالؓ نے) دیکھا کہ اب کوئی عورت بھی صدقہ نہیں کر رہی تو وہ اور ہم واپس پلٹ آئے۔

فائدہ

نبیؐ کے وعظ پر عورتوں کا صدقہ کرنے کے متعلق جوش وخروش

نبی ﷺ نے عورتوں کو وعظ ونصیحت فرمائی اور فرمایا کہ تم صدقہ کرو، کیونکہ صدقہ کرنے سے مصیبتیں رفع ہوجاتی ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔مومن کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔قیامت کے دن زیادہ صدقہ کرنے والے لوگ باب صدقات سے بڑی شان سے گزریں گے جب آپؐ نے عورتوں کو درس دیا تو عورتیں فوراً اپنے زیورات اتار کر صدقہ کرنے لگیں ان زیورات وغیرہ کو بلال حبشیؓ جمع کرر ہے تھے، بہت زیادہ صدقہ کرنے والی عورتیں بھی اس کائنات میں گزری ہیں۔حضرت عائشہؓ نے کئی غلام خرید کر آزاد کئے جن میں لونڈی بریرہؓ بھی شامل تھیں۔یہ مومن عورتوں کو ترغیب ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ صدقہ کریں۔

◉ عن أسماء بنت يزيد أن رسول الله ﷺ خرج والنساء في جانب المسجد وأنا فيهن فسمع صوتا أو ضوضاء فقال: « يا معشر النساء! إنكنّ أكثر حطب جهنم » قالت: فناديت رسول الله ﷺ وكنت جرية على كلامه فقلت: يارسول الله ﷺ ! ولِمَ؟ قال: « إنكنّ إذا أعطين لم تشكرن وإذا أمسك عنكن شكوتن » وقال: « إياكن وكفر المنعمين» فقلت: يارسول الله ﷺ ! وما كفر المنعمين؟ قال: « المرأة تكون تحت الرّجال قد ولدت له الولدين والثلاثة، ثم تقول: ما رأيت منه خيرا قط » [شعب الإيمان للبيهقي: ۹۱۲۷]

''اسماء بنت یزید سے مروی ہے، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور عورتیں مسجد کے ایک کونے میں تھیں اور میں بھی اُن میں تھی، اچانک ایک آواز سنائی دی یا شور وغل سنائی دیا آپؐ نے فرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت!

بے شک تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔'' راویہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا: ''جب تم کو دیا جاتا ہے تم شکر نہیں کرتیں، جب روک لیا جاتا ہے تو تم شکایتیں کرتی ہو۔'' اور آپؐ نے فرمایا: ''تم نعمتوں کی ناشکری کرنے سے بچو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نعمتوں کی ناشکری کیا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: ''عورت آدمی کے تحت ہوتی ہے، اس کیلئے دو یا تین بچے جن لیتی ہے پھر وہ کہتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔''

فوائد

☆ شکایات کی بہتات

عورت آدمی کی نسبت کمزور طبع ہوتی ہے۔ آدمی تکالیف برداشت کرنے کی قوت رکھتا ہے، لیکن عورت کو اگر معمولی سی تکلیف پہنچے تو وہ شکوہ وشکایت کرنا شروع کر دیتی ہے جب کبھی چند عورتیں جمع ہوں تو وہ اپنے حالات بیان کرتی ہیں اکثر عورتوں کو دوسروں کے شکوہ کرنے کی سوجھتی ہے بعض خاوندوں کے شکوے بعض دولت کی کمی کی باتیں کرتی ہیں۔ عورتوں کو ایسی باتیں کرنے سے بچنا چاہیے جو جہنم میں لے جانے کا سبب ہوں۔

☆ نعمتوں کی ناشکری کی ممانعت

انسان کیلئے اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا ﴾ [النحل: ۱۸]

''اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم شمار نہیں کر سکتے''

یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے پیدا کی ہیں۔ عورت کیلئے مرد ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ گھر بیٹھے بٹھائے اس کی تمام ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں، پھر خاوند اور بیوی کا آپس میں بہت ہی گہرا رشتہ ہوتا ہے اور دونوں ایک ہی راہ کے مسافر ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ﴾ [البقرة: ۱۸۷]

''وہ تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو۔''

لیکن باوجود سالہا سال اکٹھے گزارنے کے جب کبھی مرد کی طرف سے کسی قسم کی کوئی کمی ہو جائے تو فوراً عورت کہہ دیتی ہے کہ تجھ سے میں کبھی خیر کی اُمید نہیں کر سکتی۔ یہ خاوند کی ناشکری ہے جبکہ خاوند اللہ کی نعمت ہے گویا اس عورت کا اس طرح کا بول بولنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے۔

◉ عن أسماء رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: « يا معشر النساء! من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا ترفع رأسها حتى يرفع الرجال رؤوسهم » قالت: وذلك إن أزرهم كانت قصيرة

مخافة أن تنكشف عوراتهم إذا سجدوا [مسند أحمد: ٦/ ٣٤٨]

اسماء بنت ابوبکرؓ سے مروی ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت!

جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے وہ مردوں کے سر اُٹھانے سے پہلے اپنے سر نہ اٹھائے۔'' اسماءؓ کہتی ہیں کہ یہ (حکم) اس لئے تھا کہ اُن (مردوں) کے تہبند چھوٹے تھے، سجدے میں ان کی شرم گاہیں ننگی ہونے کا ڈر تھا۔

فائدہ

☆ **نماز میں عورتوں کو مردوں سے پہلے سر اُٹھانے کی ممانعت**

سرور دو عالم ﷺ کی حیات مبارکہ میں مسجد نبوی میں لوگ آپؐ کے پیچھے نماز باجماعت ادا کیا کرتے اور مردوں کی صفیں نبیؐ کے پیچھے ہوتیں اور عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہوتی تھیں۔ مسلمان اس وقت نادار اور مفلس تھے، لیکن ایمان مضبوط تھے۔ غربت کی انتہا یہ تھی کہ پورا کپڑا پہننے کے لئے نہ ملتا تو آپؐ نے عورتوں کو حکم دیا کہ تم مردوں کے اٹھنے کے بعد اپنے سر سجدے سے اُٹھایا کرو تا کہ (کپڑوں کی کمی کی وجہ سے) مردوں کے ستر پر نظر نہ پڑے۔

◉ وعن علي رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ أنه قال: « يا معشر النساء! اتقين الله والتمسن مرضات أزواجكن ، فإن المراة لو تعلم ما حق زوجها لم تزل قائمة ما حضر غداؤه وعشاؤه »

''حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

اے عورتوں کی جماعت!

اللہ سے ڈرو اور اپنے خاوندوں کی رضا مندی تلاش کرو۔ بے شک اگر عورت جان لے کہ اس کے خاوند کا اس پر کیا حق ہے وہ صبح و شام اس کے پاس حاضر کھڑی رہے۔''

فوائد

☆ **خاوند کی رضامندی اور اس کا مقام**

خاوند عورت کا سربراہ ہوتا ہے اگر خاوند عورت کا حق تلف کرے گا تو اس کے متعلق قیامت کو سوال ہوگا۔ اسی طرح اگر خاوند عورت پر ناراض ہو تو یہ ناراضگی عورت کو آگ میں لے جانے کا سبب ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: خاوند کا مقام اتنا زیادہ ہے کہ اگر اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔ [سنن الترمذي: ١١٥٩]

☆ **تقویٰ کی تلقین**

نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو تقویٰ، پرہیزگاری اختیار کرنے کی تلقین فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہی تقویٰ ہے۔ تقویٰ سے مراد گناہوں سے بچنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا ہے، جب اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوگا تو خاوند کی ناشکری اور شکوے شکایتیں سب ختم ہوجائیں گے، صرف اور صرف آخرت سامنے ہوگی اور اچھے اعمال کرنے کی تڑپ ہمیشہ دل میں جاگزیں رہے گی تو قیامت کے دن تمام قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوگی۔

◉ عن ميمونة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قام بين صفّ الرجال والنساء، فقال: « يا معشر النساء! إذا سمعتن أذان هذا الحبشي وإقامته فقلن كما يقول فان لكن بكل حرف ألف ألف درجة » قال عمر: هذا للنساء، فما للرّجال؟ قال: ضعفان يا عمر. (المعجم الكبير: ١٩٥٢٧)

حضرت میمونہؓ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہوئے، آپؐ نے فرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت!

جب تم بلال حبشیؓ کی آذان اور اقامت سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پس بے شک تمہارے ہر ایک حرف کہنے کے بدلے دس لاکھ درجے ہیں۔ سیدنا عمرؓ نے کہا: یہ عورتوں کیلئے درجات ہیں، مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دوگنا اَجر ہے۔''

فوائد

☆ عبادات بجالانے میں عورتوں کی دلجوئی

سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمت عالم ﷺ نے ہر معاملے میں مردوں کی طرح عورتوں کی بھی رہنمائی فرمائی ہے اور عبادات بجالانے میں اُن کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے تاکہ عورتیں نیک اعمال کرکے بلند مقام حاصل کرسکیں۔ فرمایا کہ ایک ایک حرف اذان اور اقامت کا کہنے پر دس لاکھ درجے ملیں گے۔ اے میری بہن! وقت ضائع کرنے سے بچو شب و روز غفلت میں مت گزارو۔ ثواب کے حاصل کرنے کے مواقع باتوں میں مت گزارو۔ ہر دن کو یہی سمجھو کہ شائد یہ میری زندگی کا آخری دن ہو۔

☆ مؤذن کے کلمات کا جواب دینے کا حکم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو اذان کا جواب دیتا ہے اور آخر میں مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔ اذان کا جواب مؤذن کے کلمات کی طرح ہی دینا چاہئے، لیکن جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا چاہئے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتے رہنا چاہئے۔ اے میری بہنو! اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرو، تمہارا اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنا ہی جنت میں جانے کا سبب ہے۔

☆ اس عمل پر ثواب کی خوشخبری

ہمارے شب و روز غفلت اور سستی میں گزر جاتے ہیں۔ کتنے ہی چھوٹے چھوٹے اعمال ہیں جن کا ثواب ہم توجہ نہ کرنے کی وجہ سے ضائع کردیتے ہیں اگر ان اعمال پر توجہ کی جائے تو ہم دن رات میں بہت زیادہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اذان کا جواب دینے پر آپؐ نے عورتوں کو ایک حرف کہنے سے دس لاکھ درجے ملنے کی خوشخبری سنائی ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم نے ان اعمال کو ترک کررکھا ہے ان اعمال کی قیمت کا اس دن پتہ چلے گا جس دن کوئی ایک نیکی بھی دینے کیلئے تیار نہ ہوگا آیئے آج ہی ہم اپنا محاسبہ کریں اور نیک اعمال کی طرف رغبت کریں تاکہ یہ نیک اعمال ہماری نجات کا سبب بن سکیں۔